بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L.5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۴ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی - آج صبح طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۳ اکتوبر بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کو ضعف کی شکایت ہو گئی۔ آج رات کو نیند بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی آئی۔ اس وقت دس بجے صبح طبیعت اچھی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت حضور کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا قادر خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ۔ بوقت دس بجے صبح ربوہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل دن بھر بہتر رہی۔ رات بازو میں درد کی شکایت ہو گئی جس کے باعث بے چینی رہی۔ احباب جماعت کی خدمت میں حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

بنیادی جمہوریتوں کا قانون سارے ملک کے لئے یکساں ہو گا

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کل صبح لاہور سے پشاور پہنچ کر اخبار نویسوں کو بتایا کہ نظم و نسق کمیشن کی رپورٹ کو چار یا پانچ ہفتے تک آخری شکل دی جا سکے گی۔ آپ نے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں سے متعلق قانون سارے ملک کے لئے یکساں ہو گا یہ اور بات ہے کہ خاص علاقوں کے خاص حالات کے پیش نظر اس میں تبدیلیاں کر دی جائیں۔ مسٹر اختر حسین اس اطلاع پر تبصرہ کر رہے تھے۔ کہ بنیادی جمہوریتوں کے قانون کا اطلاق قبائلی علاقوں پر نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہاں پہلے ہی جرگہ سسٹم نافذ ہے۔

سکاٹ لینڈ یارڈ کے افسروں کا عزم کولمبو

لنڈن ۲۳ اکتوبر۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے دو افسر عنقریب بعازم کولمبو ہونے والے ہیں۔ انہیں حکومت لنکا کی درخواست پر کولمبو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ مسٹر بندرانائیکے کے قتل کی تفتیش میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

انکوائری کمیٹیوں کے نئے صدر

کراچی ۲۳ اکتوبر۔ سرکاری اعلان کے مطابق مرکزی حکومت نے زون سی کے ناظم مارشل لا کو مشرقی پاکستان کے پبلک عہدوں کی بد اعمالیاں کی تحقیقاتی کمیٹی کا صدر مقرر کر دیا ہے۔ اس سے پیشتر گورنر مشرقی پاکستان اس کمیٹی کے صدر تھے۔ اسی طرح مغربی پاکستان میں بھی بی زون کے ناظم مارشل لا کو صوبائی گورنر کی جگہ مغربی پاکستان کے پبلک عہدوں کی بد اعمالیوں کی تحقیقاتی کمیٹی کا صدر مقرر کر دیا گیا ہے۔

چین ابھی تک بھارتی علاقوں کے متعلق اپنے دعوے سے دستبردار نہیں ہوا

سوویٹ روس کی سی امن کی خواہش چین میں موجود نہیں۔ (نہرو)

کلکتہ ۲۳ اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ چین ابھی تک بھارتی علاقوں کے متعلق اپنے دعوے سے دستبردار نہیں ہوا۔ آپ نے کہا میں نے تین ہفتے قبل وزیر اعظم چو این لائی کو جو یادداشت بھیجی تھی۔ مجھے ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ پنڈت نہرو نے کہا سوویٹ روس میں امن کی جو خواہش پائی جاتی ہے وہ کمیونسٹ چین میں مفقود ہے۔ چین انقلاب کے بعد پیدا ہونے والے طوفانی حالات پر ابھی تک قابو نہیں پا سکا۔ دوسری طرف سوویٹ روس میں انقلاب کے بعد حالات معمول پر آ چکے ہیں۔ اسی لئے سوویٹ یونین عالمی مسائل کے سلسلہ میں میانہ روی اور اصابت رائے کا ثبوت دیتی ہے۔ تاہم مجھے اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ کہ امن کے بارے میں چین کی موجودہ پالیسی ملک میں اقتصادی عوامل کا نتیجہ ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارتی علاقہ میں چینی دستوں کا داخلہ تبت کے واقعات کا نتیجہ ہے۔ چینی دستے تبت میں بغاوت پھیلنے اور تبتیوں کو بھارت آنے سے روکنے کے لئے آئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ چین کے دستے کسی بڑے مقصد کے پیش نظر بھارتی علاقے میں داخل نہیں ہوئے اور چین کا اقدام کسی توسیع پسند پالیسی کا آئینہ دار نہیں ہے۔

پہلی سپیشل ٹرین راولپنڈی پہنچ گئی

لاہور ۲۳ اکتوبر۔ کل صبح پہلی سپیشل ٹرین مرکزی حکومت کے ملازمین کو کراچی سے لے کر راولپنڈی پہنچ گئی۔ ریلوے سٹیشن پر لوگ بڑی تعداد میں پرتپاک خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ سب سے پہلے کیبنٹ سیکرٹری مسٹر این۔ اے فاروقی۔ کمشنر مسٹر غیاث الدین احمد ڈپٹی کمشنر مسٹر یزدانی ملک نے مسافروں سے ملاقات کی۔ سٹیشن کمانڈر بریگیڈیئر عطا محمد بھی موجود تھے۔ راستے میں گوجر خان سٹیشن پر مسافروں کو ناشتہ کرایا گیا تھا۔

مسافروں کو شہر کے چار مختلف مقامات پر پہنچانے کے لئے سٹیشن سے باہر ٹرک اور ٹیکسیاں موجود تھیں۔ جب یہ مسافر سٹلائٹ ٹاؤن ویسٹ برج، پام لائنز اور اسلام آباد کے علاقوں میں پہنچے۔ تو وہاں لوگوں نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ان علاقوں میں مسافروں کے لئے مفت لنچ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں خاص راشننگ ڈپو پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔

— واشنگٹن ۲۳ اکتوبر۔ امریکی سائنسدانوں اور انجینئروں نے جوپیٹر قسم کا ایک اور میزائل کیپ کنیورل سے چھوڑا۔ جو ستر میل کا فاصلہ کامیابی کے ساتھ طے کرنے کے بعد بحر اوقیانوس میں جا گرا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء

تجدید خلافت

ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء میں ایک صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

"خلافت ہی وہ ادارہ ہے جس کے زیر اہتمام اسلام نے ابتداء ہی سے غیر معمولی اور عظیم الشان ترقی کی۔۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور آئندہ بھی اگر ترقی کی شاہراہ پر گامزنی ممکن ہے تو اس گرانقدر انتظام کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے"۔

رہا یہ سوال کہ خلافت کا تاج کس ہستی کے سر پر رکھا جائے اور خلیفۃ المسلمین کا خطاب کس کو پیش کیا جائے۔ اس کے لئے ایک اور صرف ایک ہی سالار کاروان پر نظر پڑتی ہے اور وہ سلطان سعود کی ہمہ اوصاف موصوف ذات ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ اس قسم کی کوئی تحریک کی جائے یہ ضروری ہے کہ خود ان کی رضامندی ایک وفد کے ذریعہ سے حاصل کر لی جائے۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"پھر اس طرز پر ایک جماعت رضاکاروں کی جس کا نام "خدام کعبہ" ہو قائم کی جائے اور اس کی شاخیں ملک میں پھیلائی جائیں تاکہ وہ اس تحریک کو مقبول بنائیں"۔

"چونکہ اس کام کے لئے مصارف کی بھی ضرورت ہو گی۔ اس لئے ایک بیت المال مکہ شریف میں قائم کیا جائے جس میں نہ صرف مسلم ممالک بلکہ امریکہ انگلستان، کینیڈا اور آسٹریلیا وغیرہ سے بھی امداد طلب کی جائے"۔

"مسلمانوں کی تنظیم ایسی زبردست ہو گی۔ جو نہ صرف مسلمانانِ عالم کو ایک لڑی میں پرو دے گی۔ بلکہ کمیونزم اور خداوند عالم کے منکروں کے لئے بھی ایک ایسی گھن گرج ضرب ہو گی۔ جو ان کی لامذہبیت کو انقطاعی طور پر پاش پاش کر دے گی"۔

اس مراسلہ کو نقل کرنے کے بعد صدق جدید کے فاضل مدیر مولانا عبدالماجد دریا بادی نے مندرجہ ذیل ریمارکس دئے ہیں:۔

"ہمارے یہ محترم بھائی خدا معلوم کس خواب کی دُنیا میں رہ رہے ہیں! ۔۔ ایسے شیریں و خوشنما آئندہ خوابوں کو اب واقعات و حقائق کی ٹھوس دُنیا سے کوئی ادنیٰ تعلق بھی باقی رہ گیا ہے؟"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے متعلق فرمایا ہے:۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکّنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٓئک ھم الفاسقون واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ۰ لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض وماواھم النار ولبئس المصیر ۰

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دیگا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا گیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے۔ وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے ۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اے مخاطب) کبھی خیال نہ کر کہ کفار اس (زمین) میں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دینگے۔ اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان آیات کے متعلق جو تفسیر "تفسیر کبیر" جلد پنجم حصہ اول میں شائع ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"ان آیات سے یہ مضمون شروع ہوتا ہے کہ اگر مسلمان قومی طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ تو ان کو کیا انعام ملے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ تم میں سے جو لوگ خلافت پر ایمان لائیں گے۔ اور خلافت کے استحقاق کے مطابق عمل کریں گے۔ اور ایسے اعمال بجا لائیں گے۔ جو انہیں خلافت کا مستحق بنا دیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو اس نے خلیفہ بنایا۔ اور ان کی خاطر ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ دنیا میں قائم کرے گا۔ اور جب بھی ان پر خوف آئے گا۔ اس کو امن سے بدل دے گا۔ اور ایسا ہو گا کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے اور کسی کو میرا شریک قرار نہیں دینگے لیکن جو لوگ مسئلہ خلافت پر ایمان لانا چھوڑ دیں گے وہ اس انعام سے متمتع نہیں ہوں گے۔ بلکہ اطاعت سے خارج سمجھے جائیں گے۔

اس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے۔ اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کر دے گا۔ اور خلافت کے ذریعہ ان کو اُن کے دین پر قائم فرمائے گا۔ جو خدا نے اُن کے لئے پسند کیا ہے۔ اور اس دین کی جڑیں مضبوط کر دے گا۔ اور خوف کے بعد امن کی حالت اُن پر لے آئے گا۔ جس کے نتیجہ میں وہ خدائے واحد کے پرستار بنے رہیں گے۔ اور شرک نہیں کریں گے

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر مسلمان ایمان بالخلافت قائم نہیں رہیں گے۔ اور ان اعمال کو ترک کر دیں گے۔ جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے اور خدا تعالیٰ پر یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ تیسری بات اس آیت سے یہ نکلتی ہے کہ وہ وعدہ امت سے اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک کہ امت مومن اور عمل صالح کرنے والی رہے۔ جب وہ مومن اور عمل صالح کرنے والی نہیں رہے گی۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس وعدہ کو واپس لے لیگا

گویا نبوت اور خلافت میں یہ عظیم الشان فرق بتایا کہ نبوت تو اس وقت آتی ہے جب دنیا خرابی اور فساد سے بھر جاتی ہے جیسے فرمایا۔ ظھر الفساد فی البر والبحر (روم ع ۵) یعنی جب بر اور بحر میں فساد واقع ہو جاتا ہے۔ لوگ خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ الٰہی احکام سے اپنا منہ موڑ لیتے ہیں۔ ضلالت اور گمراہی میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور تاریکی زمین کے چپہ چپہ کا احاطہ کر لیتی ہے۔ تو اس وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کسی نبی کو بھیجتا ہے۔ جو پھر آسمان سے نور ایمان کو واپس بلاتا اور ان کو سچے دین پر قائم کرتا ہے۔ لیکن خلافت اس وقت آتی ہے۔ جب قوم میں اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ اور خلیفہ لوگوں کو عقائد میں مضبوط کرنے کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے آتا ہے۔ گویا نبوت تو ایمان اور عمل صالح کے مٹ جانے پر آتی ہے۔ اور خلافت اس وقت آتی ہے۔ جب قریباً تمام کے تمام لوگ ایمان اور عمل صالح پر قائم ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خلافت اسی وقت شروع ہوتی ہے۔ جب نبوت ختم ہوتی ہے۔ کیونکہ نبوت کے ذریعہ ایمان اور عمل صالح قائم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور چونکہ اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ جو ایمان اور عمل صالح پر قائم ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی خلافت کی نعمت عطا فرما دیتا ہے۔ اور درمیانی زمانہ جب کہ نہ تو دنیا نیکوکاروں سے خالی ہو۔ اور نہ بدی سے پُر ہو۔ دونوں سے محروم رہتا ہے کیونکہ نہ تو بیماری شدید ہوتی ہے کہ نبی آئے اور نہ تندرستی کامل ہوتی ہے کہ ان سے کام لینے والا خلیفہ آئے۔

پس اس حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ امت کے گنہگار ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائے گا جب تک جماعت میں مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی اکثریت رہے گی۔ جب اس میں فرق پڑ جائے گا۔ اور اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنے

(باقی صفحہ ۴ پر)

جوگجاکارتا (انڈونیشیا) میں ایک عظیم الشان احمدیہ مسجد کی تعمیر

انڈونیشیا کے مخلص احمدی احباب کے گراں قدر عطیہ جات

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے

از مکرم عبد الحی صاحب واقف زندگی بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

خاکسار اکتوبر ۱۹۵۶ء میں تبدیل ہو کر جوگجاکارتا آیا۔ تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ اور مذہبی مذاکرات ہوتے رہے۔ بعض غیراز جماعت لوگوں کی طرف سے سوال کیا گیا۔ کہ ابھی تک جماعت کی مسجد کیوں نہیں بنی۔ اس پر خاکسار نے جماعت کے عہدہ داران کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا۔ اور ایک مسجد کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔ مقامی جماعت کے ممبران نے مقدور بھر قربانی پیش کی۔ چنانچہ مکرم جناب احمد سارید و صاحب نے ۵۰۰۰ روپیہ دیا۔ مکرم جناب دینوری صاحب نے اڑھائی ہزار روپیہ ادا کیا۔ مقامی جماعت کے صدر جناب سوکارلونو مالنگ پوڈو صاحب نے ساڑھے بائیس ہزار روپیہ پیش کیا۔

یہ مسجد مقامی مشن سے ملحقہ زمین پر بنائی گئی ہے۔ مشن ہاؤس اور مسجد کی زمین کا رقبہ ۸۰۰ مربع میٹر سے زائد ہے۔ مشن ہاؤس کی عمارت محترم جناب سید شاہ محمد صاحب نے ساڑھے بارہ ہزار روپے کی قلیل رقم سے خریدی تھی۔ دراصل یہ مکان ۱۹۴۹ء میں حکومت انڈونیشیا نے مکرم شاہ صاحب کو رہائش کے لئے دیا تھا۔ اور اسی وجہ سے وہ اسے بآسانی جماعت کے لئے خرید سکے۔

گاروت کی کانفرنس میں جب یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ کانفرنس جوگجاکارتا میں منعقد ہوا۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ خدا کرے کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل مسجد تعمیر ہو جائے گو بظاہر یہ انتہائی مشکل نظر آتا تھا کیونکہ تعمیر مسجد کے اخراجات کا تخمینہ کم از کم ۸۵ ہزار تھا۔ اور جمع شدہ رقم نہایت قلیل تھی۔ اور کانفرنس کے انعقاد میں صرف چند ماہ کا وقفہ تھا۔ آخر ہم نے انڈونیشیا کے مرکزی عہدہ داران اعلیٰ سے درخواست کی کہ ہمیں دوسری جماعتوں سے چندہ جات وصول کرنے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے اس بنا پر انکار کر دیا کہ پہلے ہی چار مساجد کے لئے چندہ اکٹھا جمع کیا جا رہا ہے۔ ہم نے پھر درخواست کی۔ کہ ہماری جوگجاکارتا کی جماعت بہت مختصر جماعت ہے اور وہ جتنی قربانی کر سکتی تھی۔ وہ اس نے کر دی ہے۔ دوسری جماعتیں جو مساجد کے چندہ جات کے لئے اپیل کر رہی ہیں۔ ان کے ممبران کی تعداد ماشاء اللہ بہت ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو اجازت دی جائے کہ وہ مسجد کے لئے چندہ اکٹھا کر سکے۔ آخر مرکزی عہدہ داران نے چندہ جمع کرنے کی اجازت دے دی۔ اب امید کی کرن نظر آ رہی تھی۔ لیکن مختصر عرصہ میں اتنے چندہ کا جمع ہونا بھی مشکل نظر آ رہا تھا۔

مکرم سید شاہ محمد صاحب نے اس سلسلہ میں خاص کوششیں جاری رکھیں۔ مرکزی مجلس کے فیصلہ کو ابھی ایک ماہ نہیں گزرا تھا۔ کہ مکرم شاہ صاحب نے ۱۵ ہزار کی خطیر رقم بھجوا دی۔ انہیں دنوں نایک کے ایک مخیر اور مخلص دوست Sarma صاحب اور ان کی اہلیہ نے خود جوگجاکارتا آکر پانچ ہزار روپے کی رقم پیش کر دی۔ اس دوران میں مکرم سوکولوتو صاحب مسجد کا نقشہ تیار کر چکے تھے۔ مکرم شاہ صاحب اور مکرم سوکولوتو صاحب کی مساعی سے حکومت نے مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی جلد دے دی ہم نے فیصلہ کر لیا کہ یکم رمضان (۱۱ مارچ) کو مسجد کی باقاعدہ بنیاد رکھ دی جائے۔ ان دنوں اتفاقاً مکرم شاہ صاحب ایک تبلیغی جلسہ کے سلسلہ میں وسطی جاوا میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ بنیاد رکھنے کی تقریب میں انہوں نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب کی فوٹو دوسرے روز اخبار میں بھی شائع ہوئی۔

تعمیر مسجد کی نگرانی کا کام مکرم جناب سوکولوتو صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ چنانچہ وہ باقاعدہ ہر روز کئی کئی گھنٹے نگرانی کرتے رہے۔ مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے بعد جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر چندہ دینا شروع کیا۔ چنانچہ تین چار ماہ کے اندر ایک لاکھ سے زائد رقم جمع ہو گئی۔ مکرم شاہ صاحب نے اپنی مساعی کو جاری رکھا۔ چنانچہ ان کی تحریک پر ایک اور دوست نے ۱۵ ہزار روپے کی رقم مسجد کی تعمیر کے لئے دی۔ خاکسار نے بھی مغربی جاوا کا دورہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے اندر اندر بارہ ہزار روپے کی رقم نقد جمع ہو گئی۔ اور سات ہزار روپے کے مزید وعدے ہوئے۔

جن دنوں اخراجات کا اندازہ لگایا تھا۔ اس کے بعد بعض اشیاء کی قیمتیں ڈیوڑھی اور بعض کی دگنی ہو گئیں۔ چنانچہ اخراجات میں اضافہ ہو گیا۔ اس وقت تک مسجد پر قریباً ایک لاکھ پچیس ہزار روپے صرف ہو چکے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مسجد کی تعمیر کا کام جماعت سے باہر کسی اور شخص کے سپرد ہوتا۔ تو روپیہ بھی زیادہ خرچ ہوتا اور کام بھی ایسا اچھا نہ ہوتا۔

مسجد کے افتتاح کی تقریب ۲۴ جولائی بروز جمعہ منعقد ہوئی۔ یہاں کانفرنس میں شرکت کے لئے انڈونیشیا کے مختلف حصص سے ساڑھے سات صد احباب تشریف لائے تھے۔ یہ احباب مسجد کی افتتاحیہ تقریب میں بھی شامل ہوئے۔ مسجد کے افتتاح کی تقریب کی مکمل روئداد کانفرنس کی رپورٹ میں دی جا چکی ہے۔

ذیل میں ان احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے تعمیر مسجد کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دیا۔

(۱) جناب سوکولوتو صاحب (جوگجا)
ساڑھے بائیس ہزار روپے

(۲) جناب مرتولو صاحب (جاکرتا)
پندرہ ہزار روپے

(۳) جناب محمد احمد یوسف صاحب (میدان)
پندرہ ہزار روپے

(۴) جناب درنا صاحب (تاسیک ملایا)
دس ہزار روپے

(۵) جناب سلیمان صاحب (تاسک ملایا)

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے

"جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ وہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو۔ کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے۔ جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ اور جب تک یہ پیدا نہ ہو۔ انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس بات پر بھی کہ خدا تعالیٰ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے۔ تاہم گناہ اس سے دُور نہیں ہوتے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ اور محض نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو۔ وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۵)

۳۔ جناب احمد سارینہ صاحب
(جوگجاکرتا) پانچ ہزار روپے

۴۔ جناب احمد نوری صاحب ″

ان کے علاوہ متعدد دوستوں نے ایک ہزار سے زائد رقم دی ہے۔ ایک ہزار یا اس سے زائد رقم دینے والوں کی تعداد بیس سے اوپر ہے جوگجاکارتا سے ۲۵ ہزار کے قریب چندہ اکٹھا ہوا۔ جوگجاکارتا کے سوا دوسری احمدی جماعتوں اور افراد نے ۹۰ ہزار روپے کی رقم دی۔

جماعتوں کے چندہ وصول کرنے میں بالعموم مبلغین کرام نے حصہ لیا۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ کے علاوہ مندرجہ ذیل مبلغین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

مکرم مولوی عبد الواحد صاحب ″
مکرم ملک عزیز احمد صاحب۔
مکرم مولوی امام الدین صاحب۔
مکرم مولوی محمد ایوب صاحب۔

انڈونیشیا کے مرکزی عہدیداران کے علاوہ دوسری جماعتوں کے عہدیداران نے بھی اس سلسلہ میں بار بار تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

یاد رہے کہ مسجد جوگجاکارتا کی نئی آبادی میں واقع ہے اس علاقہ میں کئی ایک گرجا گھر ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مسجد اسلام اور احمدیت کے عظیم معاودات کی حامل ہے

بالآخر احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام کے نور کے پھیلانے کا ذریعہ بنائے اور وسطی جاوا کا علاقہ جو عیسائیت۔ مادیت اور اشتراکیت کی آماجگاہ ہے۔ اسلام کے نور سے جگمگا اُٹھے۔ آمین ؟

مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی مجاہدانہ زندگی

(از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

غریب الوطنی کی موت خود ایک شہادت ہے اور جب یہ غریب الوطنی محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہو تو اس شہادت کے اعلیٰ درجہ کی شہادت ہونے میں کیا شبہ ہے۔ حضرت مولوی غلام حسین صاحب مجاہد سنگاپور و بورنیو کی مجاہدانہ وفات ایک نمونہ ہے۔ انہوں نے ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک پوری جدو جہد کے ساتھ اسلام احمدیت کی اشاعت میں حصہ لیا اور مقدور بھر کوشش فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی توحید زمین پر قائم ہو اور آخر اسی تگ و دو میں اپنی جان عزیز اپنے پیارے خالق کے سپرد کر دی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مجھے یہ فخر ہے کہ عزیزم مولوی غلام حسین صاحب ایاز رضی اللہ عنہ بھی میرے شاگردوں میں تھے۔ زمانہ طالب علمی سے بہت بے نفس تھے اور نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ بظاہر اس ہوشیار دنیا میں ایسے لوگوں کے لئے جگہ نہیں ہوتی مگر دل کا اخلاص خدا کے فضل کو جذب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے حیران کن کام لیتا ہے۔ جناب مولانا غلام حسین صاحب کے ذریعہ مشرق اقصیٰ میں اسلام کی ایک فدائی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور وہی صحیح طور پر فمنھم من قضیٰ نحبہ کے زمرہ میں شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے تبلیغی زمانہ میں بڑی محنت اور بڑی جفاکشی سے کام کیا اور جنگ کے ایام کی انتہائی مشکلات کے باوجود پورے اخلاص اور جوش سے کام کیا ہے وہ تو دیکھنے والے غیر از جماعت دوست بھی ان کی قربانی اور ان کی دھن کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ ان کی بے نفسی سونے پر سہاگہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی سادگی کے باوجود ان کے لئے دلوں میں ایک خاص احترام اور مقام تھا۔ انہوں نے جب اپنے پہلے سفر سے واپسی پر اپنے تبلیغی حالات سنائے اور اللہ تعالیٰ کے اس خاص سلوک کے چند واقعات بتلائے جو اللہ تعالیٰ مشکلات میں گھرے ہوئے اپنے بندوں سے کرتا ہے تو دلوں پر خاص رقت تھی اور سامعین وجد میں تھے۔

اس مرتبہ وہ اپنے اہل و عیال کو بھی ہمراہ لے گئے تھے۔ جانے سے چند دن پہلے اپنی بڑی بچی کی شادی عزیزم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی آف لاہور سے کر گئے تھے۔

جناب مولانا غلام حسین صاحبؓ کی یہ غریب الوطنی کی موت جماعتی صدمہ کے علاوہ ان کے قریبی رشتہ داروں کے حالات کے لحاظ سے ان کے لئے خاص دکھ کا موجب ہے ان کے بوڑھے والد جناب ملک غلام قادر صاحب اور ان کے مجاہد بھائی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور ان کی بچی کو یہاں پر سخت تکلیف ہے اور ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کو بورنیو یا سنگاپور میں بے حد دکھ ہوگا۔ اور جماعت ایک بے نفس اور جان نثار مجاہد سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور جماعت کو بے شمار مجاہد عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

جن احباب نے قافلہ قادیان ۱۹۵۹ء میں شمولیت کے لئے دفتر ہذا میں درخواستیں دی ہوئی ہیں یا جو احباب اب درخواست دے رہے ہیں ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر کے کوائف نامکمل ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو جلد تر مطلع فرمائیں تاکہ دفتر ہذا اپنی فہرست مکمل کر سکے۔

(۱) نام درخواست دہندہ۔
(۲) ولدیت۔
(۳) پیشہ (تفصیل دی جائے کہ عملاً کیا کام کرتے ہیں)
(۴) جائے پیدائش و تاریخ پیدائش جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔
(۵) پاکستان میں مکمل پتہ۔
(۶) پاسپورٹ بمعہ تاریخ اجراء و مقام اجراء
(۷) اگر اہلیہ یا بچوں کو ہمراہ جانا مقصود ہو تو ان کے متعلق بھی یہی کوائف تحریر کرنے ضروری ہوں گے۔

(نوٹ) چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے یہ کوائف جلد تر مکمل دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نوٹ ثانی) اگر حکومت نے منظوری دے دی تو قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء کی صبح کو لاہور سے بذریعہ بس روانہ ہوگا۔ اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آئے گا۔ اس طرح احباب قادیان اور ربوہ دونوں جلسوں میں شامل ہو سکیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم سابق سٹیشن ماسٹر مشرقی افریقہ مورخہ ۱۶/۹/۵۹ کو قریباً گیارہ بجے شب لمبی علالت کے بعد وفات پا گئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ دیندار۔ مخیر۔ مہمان نواز۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ گاؤں کے قبرستان میں امانتاً دفن کی گئیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یوسف ساکن ماد کے بھگت۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم محمود احمد صاحب سعید مولوی فاضل چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں، احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری رشید احمد سرور شاہد۔ وکالت مال۔ ربوہ)

(۲) خاکسار اس وقت چند مالی مشکلات میں گرفتار ہے احباب میرے لئے دعا فرمائیں

(نذر محمد خاں قائد خدام الاحمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات)

(۳) خاکسار کو بعض مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے۔

(مولوی محمد صدیق جلال پور جٹاں ضلع گجرات)

(۴) میرے والد صاحب اور میرے بہنوئی صاحب کئی دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(سید فرہاد احمد ناصر گوٹھ ڈاکٹر عبد الکریم سندھ)

(۵) چوہدری نادر علی صاحب ای۔ اے۔ ڈی۔ سی شیخوپورہ گذشتہ دو تین ہفتوں سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذیر احمد ایم۔ ایس۔ سی ٹنڈو جام)

مذہب ــــ اور ــــ زندگی

خاکسار کے ایک معزز دوست نے جو پنجاب کے رؤسا میں سے ہیں۔ ایک مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ جو مذہب اور زندگی کے موضوع پر ہے۔ میرے یہ محترم دوست علم وادب اور مذہب سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ انہیں متعدد بار ربوہ آنے کا اتفاق ہوا ہے۔ یہاں کے ماحول اور حالات سے انہوں نے جو تاثرات لئے ہیں اُن کا ذکر بھی اس مقالہ میں کیا ہے۔ یہ ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ یہ صاحب ہماری جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن انہوں نے جو تاثرات لئے ہیں اُن کے مطابق انہوں نے اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دی ہے۔ ان کا مقالہ من وعن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ــــ (خاکسار (شیخ) نورالحق محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ) ــــ

اس ذاتِ بے ہمتا خدائے تبارک وتعالےٰ کو اس کائنات میں بار بار اپنے پیغامبر بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کیوں اپنے نیک بندوں کے ہاتھ اپنے سندیسے بھیجتا رہتا ہے۔ وہ پاک بندے اس کے ایمائے عالیہ کے تحت اس دارِ فانی میں طرح طرح کے مصائب اٹھاتے ہیں۔ اُن پر عرصہ حیات تنگ کیا جاتا ہے۔ انہیں جسمانی اور روحانی اذیتوں سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔ اور اس کے باوجود بھی اپنے مقصد کے حصول کے لئے ثابت قدم رہتے ہیں دنیا کے طعن وتشنیع کی پرواہ نہیں کرتے ہر قسم کے دکھ اور درد اٹھاتے ہیں۔ لیکن اسی کے نام کی رٹ لگائے جاتے ہیں۔ اور وہ ان کے بدے دعائیں دیتے ہیں۔ اُن پر ستم رانیاں ہوتی ہیں۔ اور وہ ان کے عوض احسان کرتے ہیں۔ وہ مظلومیت کے عالم میں خدا کا شکر کرتے ہیں اور غالب ہو کر انتقام نہیں لیتے اور اپنے ہر ظلم کرنے والوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ آخر کیوں؟

ازل سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کائنات کے ہر حصہ میں اور ہر زمانہ میں جہاں انسان کی گمراہیاں حدود سے تجاوز کر جاتی رہی ہیں۔ اور جہاں گناہ کے گھنگور اندھیروں نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہ قندیلیں روشن ہوتی رہی ہیں یہ بزمِ خیر وشر اور ظلمت کی کشمکش سے کبھی فارغ نہیں ہوتی۔ حقیقت میں حق اور باطل کی دشمنی اس قدر پرانی ہو چکی ہے کہ پہاڑ بھی اسکی ہم عصری کا دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ ایسا کیوں ہے؟

رُہبانِ آسمان نے تو ابتدائے آفرینش میں کہا تھا کہ بارِ الٰہ۔ یہ خاکی مخلوق، یہ انسان اس زمین پر فساد برپا کرے گا قتل وغارت کرے گا۔ خون بہا کر زمین کے چہرے کو بھیانک کر دے گا۔ اسے وہاں نہ بھیج۔ ایک آتشی نے اسی مرحلہ پر آدم کو سجدہ کرنے سے برملا انکار کر کے اس خالقِ کونین کے احکام کے خلاف بغاوت کرنے کی بنیاد رکھی۔ یہ پہلا انکار تھا۔ یہ پہلی سرکشی تھی۔ ذاتِ باری تعالےٰ کے احکام کے خلاف۔

اس دن سے آج تک لاہوتی اور طاغوتی طاقتیں ایک دوسرے سے گلوگیر ہوتی چلی آئی ہیں خدا اپنے نیک بندوں کے ذریعے۔ اپنی تجلیّات کی معرفت اولادِ آدم کو نیکی کی طرف اور ابلیس نفسِ امّارہ کے ذریعے۔ دنیاوی جاہ وجلال کے لالچ کے تحت بدی کی طرف بلاتا رہا ہے۔ ؎

نہ ستیزہ گاہ جہاں نئی
نہ حریف پنجہ فگن نئے
وہی فطرتِ اسد اللّٰہی
وہی مرحبی وہی عنتری

جہاں دنیا کی تاریخ اسی کشمکش کے شاخسانوں سے پٹی پڑی ہے۔ باطل اپنے سازوسامان کے ساتھ اور حق اپنی پاکیزگی کے ساتھ ہر میدان میں اترتا رہا ہے۔ شیطنت لذاتِ جسمانی کی طرف اور حق ارتقائے روحانیت کی طرف انسانوں کو بلاتے رہتے ہیں نہ باطل اپنی کوششیں ترک کرتا ہے۔ نہ حق کے پیغام کا سلسلہ ختم ہوتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ اللہ کے پیغام کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ شیطنت کے آگے ہتھیار ڈالنا ہے۔

وہ پاک پروردگارِ عالم اپنے بندوں سے بالواسطہ اور بلاواسطہ تعلق رکھتا ہے شیطان اگر ہر وقت انسان کی گھاتیں لگا رہتا ہے تو اللہ بھی اسکی شاہ رگ کے قریب ہے اگر وہ اسی برائی کی طرف ترغیب دینے سے نہیں تھکتا۔ تو وہ خالقِ حقیقی بھی اپنے بندوں کو نیکی کی طرف آمادہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ ؏

ما از خدائے گم شدہ ایم
او با جستجو ست

کبھی وہ اپنے بندے کو برگِ لالہ پر اپنے مکتوب لکھکر بھیجتا ہے۔ تو کبھی مرغانِ چمن کے لحنِ داودی سے پکارتا ہے۔ یہ طلوع وغروب مہ ومہر کا جاودانی تسلسل۔ یہ رفعتِ آسمان یہ ستارے یہ دریا یہ قوسِ وقزح کے حسین رنگ یہ سمندروں کی پہنائیاں موسموں کا تغیر وتبدل۔ یہ ہری بھری فصلیں۔ یہ گُل بوٹے اور ان سب سے بڑھ کر ان کے روح کے اندر اس کی طرف رجوع کرنے کا ذوق یہ سب اسی کے ایماء کی آئینہ داری کرتے ہیں۔ خدا کے پیغامبر اس ظلمت کدۂ عالم میں روشنی کے مینار ہیں۔ جو اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جس طرح خدا زندہ و پائندہ ہے۔ اسی طرح اس کا پیغام بھی زندہ و پائندہ ہے۔

شیطنت، فتنہ وفساد و ہوسناکی ظلم اور ستم کی طرف مائل کرتی ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو نیک اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے اکساتا ہے۔ شیطنت کے مجوزہ ضابطۂ حیات کا نام کفر اور اللہ کے بخشے ہوئے نسخۂ تکوینِ حیات کا نام ایمان ہے۔ ایمان کی بنیادی قدریں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے احترام سے وابستہ ہیں۔

ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اسے زندہ خدا مانتے ہیں۔ ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ اس کا ثانی اور کسی کو نہیں سمجھتے۔ اسے کسی نے نہیں جنا اور نہ ہی اس نے کسی کو جنم دیا۔ اسے کوئی احتیاج نہیں اور وہی سب کی احتیاج پوری کرتا ہے۔ وہ ہر وقت ہمارے قریب ہے اور وہ ہر وقت ہم پر مہربانی کرتا ہے۔ وہ سب کچھ سنتا ہے۔ اور سب کچھ دیکھتا ہے وہ بار بار ہمارے گناہ معاف کرتا ہے اور وہ ہر دفعہ اپنا فضل کرتا ہے۔ ان عقائد پر ایمان رکھنا اور ان عقائد کو اپنے اعمال کے لئے مشعلِ راہ بنانا حقوق اللہ ہیں۔

کسی پر ظلم کرنا۔ کسی کا مال نہ کھانا کسی کے حقوق کو غصب نہ کرنا۔ کسی کو گالی نہ دینا۔ غریب اور مظلوم کی حمایت کرنا۔ بوڑھوں بیماروں اور کمزوروں کی خدمت کرنا۔ خلقِ خدا کے کام آنا۔ یہ حقوق العباد ہیں۔

ان دو بنیادی قدروں پر اسی خالقِ ارض وسماء کی خوشی کا انحصار ہے۔ اپنی قدروں کو انسانوں سے روشناس کرانے کے لئے اس نے اپنے پیغمبر بھیجے۔ اگر انسان کی زندگی ان قدروں سے ہم آہنگ ہو جائے۔ تو خدائے بے مثل وبے مثال اس پر اپنی رحمت کا سایہ ڈالتا ہے۔ وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ یہی مذہب ہے اور یہی وہ پیغام ہے۔ جس کی بقاء کے لئے اس کے نیک اور برگزیدہ بندے اپنی تمام عمر صرف کرتے ہیں۔

اسی پیغام کے لئے وہ دار ورسن کی صعوبتیں جھیلتے رہے ہیں۔ اور یہی وہ پیغام ہے جو خدا پر بندے تک ہر وقت وقت میں اور ہر زمین کے خطے پر کسی نہ کسی طرح پہنچتا ہے۔ جو امر اس پیغام سے مطابق ہے۔ وہ امرِ ربّی ہے جو اسکے خلاف ہے۔ وہ ترغیبِ شیطانی ہیں۔

بزعمِ خود اگر کوئی اللہ کا بندہ حقوق اللہ کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کی شکل وصورت اور لباس بھی نیک بندوں کا سا ہے لیکن اس کی زبان سے۔ اسکے ہاتھ سے اور اسکے قلم سے لوگ دکھ اٹھاتے ہیں۔ تو وہ خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی عبادت بے سود ہے۔ اس کی پاکیزگی۔ خود فریبی اور اس کی شکل وصورت محض دھوکا ہے۔

مذہب انسانیت کے ان بنیادی قوانین کا مجموعہ ہے۔ جو انسان کو اس دنیا میں بے شر اور پاک زندگی بسر کرنا سکھاتے ہیں۔ مذہب اگر زندگی پر اپنا انعکاس نہیں کر سکتا۔ تو وہ محض خدا کے قریب سے قریب ہونے کے لئے سعی لاحاصل ہے

رقتِ قلب اور خدا ترسی انسانیت کا جزوِ اعظم ہیں۔ "جو خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور کسی غریب کے دُکھ سے متاثر نہیں ہوتا" اسے اللہ سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ (باقی)

تعلیم الاسلام کالج کی اکنامکس سوسائٹی کے عہدیدار

ہمارے کالج کی اکنامکس سوسائٹی کے سالِ رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں:۔

۱۔ پریذیڈنٹ	عبد السمیع
۲۔ وائس پریذیڈنٹ	عبد اللطیف خان
۳۔ سیکرٹری	سید لقمان شاہ
۴۔ جائنٹ "	عطاء المجیب راشد

(معتمد اکنامکس سوسائٹی)

ہمارا کام

"ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ اخلاص سے۔ محبت سے اور بشاشت سے اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال سے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں۔ ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں"۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اشاعتِ اسلام کے لئے اپنا وعدہ تحریک جدید لکھوا دیا تھا۔ جس کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ہے کیا آپ نے یہ قربانی عملی طور پر پیش کر دی ہے؟

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نتیجہ ترجمہ قرآن کریم پارہ دوم نصف آخر

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کو قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام قرآن کریم پارہ دوم نصف آخر کے ترجمہ کا اراکین انصار اللہ سے امتحان لیا گیا تھا۔ اس کے نتیجہ کی پہلی قسط ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ ذیل کی فہرست میں جن احباب کے نام نہیں ہیں افسوس ہے وہ پاس نہیں ہو سکے:

۱۔ فیکٹری ایریا ربوہ

- مرزا محمد یعقوب صاحب ۔ ۵۳/۷۵
- ملک بشارت احمد صاحب ۳۰
- ملک اختر حسین صاحب ۴۴
- مرزا دین محمد صاحب ۲۵
- مستری محمد عبد اللہ صاحب ۳۵
- ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب ۵۳
- نسیم احمد شاد ۵۷
- ملک خادم حسین صاحب ۲۵

۲۔ دار البرکات ربوہ

- چوہدری غلام رسول صاحب ہائی سکول ۴۵
- " غلام مرتضیٰ صاحب " ۳۴
- محمد بخش صاحب پنشنر ۴۰
- عبد الرحمن صاحب بنگالی ۴۳
- ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد ۳۶

۳۔ دار الیمن ربوہ

- ماسٹر شیر علی صاحب ۴۱
- ماسٹر محمد اسماعیل صاحب ۲۹
- صوفی حبیب اللہ صاحب ۲۶
- محمد شفیع صاحب دوکاندار ۲۷
- فیروز الدین صاحب ۳۲

۴۔ دار الرحمت شرقی

- حبیب اللہ خانصاحب ایم ۔ ایس سی ۵۹
- چوہدری فضل احمد صاحب بی ۔ اے ۵۵

۵۔ دار الرحمت غربی ربوہ

- سید حکیم عبد الرحمن شاہ صاحب ۳۱
- " ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب ۲۶
- " عطاء اللہ شاہ صاحب ۲۵
- حکیم محمد صدیق صاحب ۵۲
- ملک محمد عبد اللہ صاحب ۵۱

۶۔ دار الرحمت وسطی

- قاضی نور محمد صاحب ۴۶
- ماسٹر سعد اللہ خانصاحب ۳۶
- محمد ابراہیم صاحب ۔ رشید ۴۱
- عمر الدین صاحب ۴۳
- منصور احمد صاحب ۳۱
- حاجی محمد فاضل صاحب ۴۴

۷۔ دار النصر ربوہ

- مولوی محمد ابراہیم صاحب ۵۵
- ماسٹر حسن محمد صاحب ۳۷
- غلام قادر صاحب ۳۴
- بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ۶۵
- ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب ۵۴
- غلام محمد صاحب ۲۷

۸۔ دار الصدر غربی

- ملک ممتاز علی صاحب ۴۹
- محمد الدین صاحب ۴۶
- محمد اسماعیل صاحب معتبر ۵۶
- چوہدری الہ بخش صاحب ۔ زراعت ماسٹر ۵۲
- سید اسلام صاحب ۴۶

۹۔ باب الابواب

- چوہدری علی اکبر صاحب ۵۷

۱۰۔ دار الصدر شرقی ربوہ

- خواجہ عبید اللہ صاحب ۵۷
- ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل ۴۲

۱۱۔ احمد نگر

- فرمان علی صاحب ۳۵
- محمد حسین صاحب بٹ ۲۶

۱۲۔ راولپنڈی

- قاضی محمد نذیر صاحب ۔ پوسٹل کلرک ۲۹
- محمود احمد صاحب بھٹی ۴۳
- چوہدری خورشید عالم صاحب ۔ بٹ ۵۹
- بشیر احمد صاحب ۔ چغتائی ۴۶
- شیخ غلام رسول صاحب ۴۷
- عبد القادر صاحب ۵۸
- چوہدری عبد اللہ خانصاحب ۵۰
- عبد الغنی صاحب ۴۹
- فضل عظیم صاحب ۴۸
- احمد جان صاحب ۵۶
- صوبیدار نواب دین صاحب ۴۹
- بشیر احمد صاحب بھٹی ۳۷

۱۳۔ اسلامیہ پارک لاہور

- چوہدری عبد الرحیم صاحب ۴۳
- محمد شریف صاحب ۵۶
- ملک بشیر احمد صاحب ۵۰
- چوہدری عبد الستار صاحب ۵۳
- محمد افضل صاحب منہاس ۳۳
- عبد الجلیل عشرت بی ۔ اے ۵۷
- عبد الواحد خانصاحب ۵۵
- حمیدہ انشاء اللہ صاحب ۴۵
- ایم فقیر اللہ صاحب ۳۸

۱۴۔ پشاور

- خان خواص خان صاحب ۵۰
- عنایت اللہ صاحب حصاری ۳۶
- عبد المجید صاحب ۴۷
- خان شمس الدین خانصاحب ۶۳
- مولا بخش صاحب ۶۳
- عطاء اللہ صاحب ۴۰
- خواجہ محمد شریف صاحب ۴۰
- خلیل الرحمن خانصاحب ۵۰
- محمد الطاف صاحب ۴۸

۱۵۔ ڈیرہ غازی خاں

- چوہدری محمد عثمان صاحب ۵۱
- مولوی عبد الرزاق صاحب ۴۲
- حافظ محمد عمر صاحب ۳۸
- محمد حنیف صاحب قمر (خادم) ۳۶
- ملک عزیز محمد صاحب ۔ وکیل ۵۳
- حسن احمد خانصاحب ۲۹
- عزیز محمد اطہر صاحب (خادم) ۵۲
- ممتاز اختر صاحب ۵۱

۱۶۔ جڑانوالہ

- ماسٹر قطب الدین صاحب ۴۹
- عبد الرحمن صاحب ۔ بگی ۴۹
- ڈاکٹر محمد انور صاحب ۶۳
- محمد یعقوب خانصاحب ۵۸
- فاروق احمد عمر (خادم) ۵۶

۱۷۔ ملتان چھاؤنی

- ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ۳۹
- ملک عمر علی احمد صاحب ۔ رئیس ۵۴
- قاضی شریف احمد صاحب ۳۸
- قادر بخش صاحب احمدی ۴۳

۱۸۔ سکھر

- راجہ فخر الدین صاحب ۴۱
- قریشی عبد الرحمن صاحب ۵۹
- صوفی محمد رفیع صاحب ۴۰

۱۹۔ چک منگلا ضلع سرگودھا

- الہ بخش صاحب ۔ ولد احمد ۳۰
- عبد الرحمن صاحب ۵۳
- الہ بخش صاحب ثانی ۴۲

۲۰۔ نواب شاہ سندھ

- حمید احمد صاحب ۳۱
- ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ۵۳
- محمد عبد اللہ خانصاحب ۴۴

۲۱۔ کنری (سندھ)

- ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب ۶۵
- مرزا محمد رفیع صاحب ۴۱
- عبد العزیز صاحب ۳۳
- فضل کریم صاحب ۴۰

۲۲۔ اوکاڑہ

- چوہدری غلام قادر صاحب زعیم ۵۲
- سلیم اللہ صاحب ۵۱
- جیون خان صاحب ۳۳
- نور الدین صاحب ۳۶
- فضل الدین صاحب ۲۵

۲۳۔ سول لائن لاہور

- سردار بشیر احمد صاحب ۴۹

۲۴۔ دہلی گیٹ لاہور

- شیخ رحمت اللہ صاحب ۲۵
- قاضی عطاء اللہ صاحب ۴۹
- ضیاء الدین صاحب قریشی ۴۰
- صوفی عطاء محمد صاحب ۵۸
- عبد الشکور صاحب قریشی ۴۲
- محمد عمر صاحب ۵۲
- ڈاکٹر احمد علی صاحب ۳۴
- خواجہ محمد شریف صاحب ۴۶

۲۵۔ بنوں

- دوست محمد صاحب ۳۴
- محمد اسماعیل صاحب ذبیح ۲۵
- عبد السلام صاحب ۳۶
- میاں عبد الکریم صاحب ٹیلر ماسٹر ۵۱
- ماسٹر عبد الحمید خان صاحب ۲۸
- مرزا محمد صادق صاحب ۲۹
- خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ۴۷
- صوبیدار میجر محمد عبد الرحمن صاحب ۴۹
- ڈاکٹر مرزا بشیر احمد صاحب ۴۹
- خلیفہ عبد الرحمن صاحب ۵۴
- میاں دین محمد صاحب ۳۳
- ڈاکٹر چوہدری عبد الحق صاحب ۴۳
- نور محمد صاحب قادیانی ۳۵
- حاجی فیض الحق خانصاحب ۵۴
- ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب ۳۵
- مرزا محمد فاضل صاحب احمدی ۲۵
- مرزا معظم بیگ صاحب ۳۱
- محمد عبد الحق صاحب جنجوعہ ۳۳
- سید عبد الرشید صاحب ۴۵
- محمد عیسیٰ خانصاحب ۵۹
- ملک غلام حسین صاحب ۳۶

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۶ اکتوبر کی رات کے ساڑھے گیارہ بجے میرے خالہ زاد بھائی شریف احمد سرگودھا کے قریب گاڑی کے نیچے آ کر جاں بحق ہو گئے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(سعید بن عبد اللہ بھیرہ)

اظہار تشکر

سال گذشتہ میرا جوان لڑکا فوت ہو گیا۔ امسال انہی دنوں جوان لڑکی فوت ہو گئی بہت سے احباب کرام نے ازراہ ہمدردی زبانی اور خطوط کے ذریعہ اظہار افسوس فرمایا ہے جن کا بندہ تہ دل سے شکر گذار ہے۔ مَن لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ سب کی دلی مرادیں پوری کرے۔ اور ہر شر سے محفوظ مصئون رکھے۔ احباب کرام دعا فرما دیں۔ کہ ہم سب کی عاقبت بخیر ہو۔ اور رضائے الٰہی حاصل ہو جائے

(تابعدار محمد ابراہیم خلیل۔ ٹھیکیدار وقف جدید حلقہ ملتان چھاؤنی ۵۹-۱۰-۱۷ء)

پاکستان ہر طاقت کے مقابلہ میں اپنی سالمیت و خود مختاری کی حفاظت کریگا

چین سے بلا ضرورت جھگڑا مول لینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے (منظور قادر)

کراچی ۲۳؍ اکتوبر:- مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان ہر طاقت کے مقابلے میں اپنی سالمیت اور خود مختاری کی حفاظت کریگا۔ آپ نے کہا "پاکستانی سفیر نے پیکن سے چین کا نیا نقشہ بھیجا ہے جس میں پاکستان کے ایک علاقے کو چین کا علاقہ ظاہر کیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان اس نقشے پر غور کر رہی ہے

وزیر خارجہ نے کہا ابھی تک حکومت چین نے کسی مراسلے کے ذریعے کسی پاکستانی علاقے پر اپنا دعویٰ نہیں جتایا۔ حکومت پاکستان حالات پر نظر رکھ رہی ہے لیکن وہ بے ضرورت چین سے کوئی جھگڑا مول لینا نہیں چاہتی کیونکہ چین کی طرف سے پاکستان کے خلاف کوئی قدم قدم نہیں اٹھایا گیا۔

مسٹر منظور قادر نے کہا صدر مملکت جلد ہی ایران جانے والے ہیں۔ اور اس سے بخوبی ثابت ہو سکتا ہے کہ دونوں ملکوں میں کس قدر اتحاد ہے۔ آپ نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے پاکستان کے تعلقات ایسے اطمینان بخش ہیں کہ اب تک نہیں ہوئے تھے پاکستان کی کوشش یہ ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ سے اس کے تعلقات سدھر جائیں۔ اور دوسرے ملکوں سے اچھے تعلقات بدستور قائم رہیں۔

مسٹر منظور قادر حال ہی میں امریکہ سے واپس آئے ہیں۔ کل صبح انہوں نے وزارت خارجہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ بعد میں وہ تیز گام کے ذریعے عازم راولپنڈی ہو گئے۔ آپ نے کہا وزارت خارجہ کا کچھ عملہ راولپنڈی روانہ ہو چکا ہے۔ لیکن وزارت خارجہ کا زیادہ تر عملہ کراچی ہی میں رہے گا۔ اور غالباً وزارت خارجہ کو مکمل طور پر راولپنڈی منتقل کرنے کے لئے دو سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ میں دو دفعہ تو نہیں کم از کم ہر مہینے ایک دفعہ کراچی آیا کروں گا اور غالباً پہلی دفعہ یکم نومبر تک آسکوں گا۔

مسٹر منظور قادر نے کہا حکومت کی طرف سے غیر ملکی سفارتوں کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ وہ اب راولپنڈی میں منتقل ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ غیر ملکی سفیر مری میں قیام کریں گے۔ لیکن ان کے دفاتر کا زیادہ تر عملہ بدستور کراچی میں رہے گا۔ حکومت مری میں دستیاب عمارتیں سفارتوں کے لئے الاٹ کرے گی۔ اور خیال یہ ہے کہ جو سفارتیں منتقل ہونے کی متمنی ہونگی ان کے لئے تسلی بخش انتظام ہو جائیگا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا، میرا خیال یہ ہے مجوزہ نئے دار الحکومت کی عمارتیں چار سال سے پیشتر دستیاب نہیں ہو سکیں گی۔"

مسٹر منظور قادر نے یاد دلایا کہ کراچی کو عارضی طور پر دار الحکومت قرار دیا گیا تھا۔ بعد میں دار الحکومت کمیشن تشکیل کی گئی تھی۔ جسے معلوم کرنا تھا کہ آیا کراچی کو مستقل طور پر دار الحکومت قرار دے دیا جائے یا دار الحکومت کے لئے کوئی اور موزوں جگہ منتخب کی جائے۔ کمیشن نے کراچی کے حق میں رائے نہ دی البتہ اس نے دو نئے مقامات تجویز کئے تھے۔ چنانچہ کابینہ نے ان میں سے ایک کی منظوری دیدی۔"

غیر ملکی طیارے

ایک رپورٹر نے پوچھا کہ آیا ان طیاروں کی شناخت کر لی گئی ہے جنہوں نے کچھ عرصہ پیشتر شمالی میں پاکستان کے ایک علاقے پر ناجائز پرواز کی تھی۔ وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ ان طیاروں کو صحیح طور پر پہچانا نہیں جا سکا۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے پاکستان کے کسی علاقے پر ناجائز پرواز نہیں کی۔

جب آپ سے چین کے نقشوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں پاکستان کے ایک شمالی علاقے کو چین کا علاقہ دکھایا گیا ہے۔ تو وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ سفارت پاکستان متعینہ چین نے حکومت چین کا شائع کردہ ایک نقشہ بھیجا ہے۔ اگرچہ بہت ہی چھوٹا نقشہ ہے پھر بھی وزارت خارجہ اس کا مطالعہ اور اس پر غور کر رہی ہے۔ بہر حال چین نے ابھی تک کسی سرکاری مراسلے کے ذریعے ایسے نقشے یا علاقے کا ذکر نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے پاکستان سے کسی علاقہ کا کوئی مطالبہ کیا ہے۔ اس اثنا میں پاکستان صورت حال کے بارے میں چوکس ہے۔ لیکن وہ بے ضرورت چین سے جھگڑا مول لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ چین نے پاکستان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ وزیر خارجہ نے یاد دلایا یہ نقشہ حال ہی میں بھارتی اخبارات میں چھپا تھا۔ آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ بھارت کی طرف سے کہا گیا تھا کہ چین کی طرف سے پاکستانی علاقے میں مداخلت کی گئی ہے۔ لیکن جہاں تک حکومت پاکستان کی معلومات کا تعلق ہے چین کی طرف سے گلگت کے علاقے میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔ آپ نے کہا پاکستان ہر طرف کے مقابلے میں اپنی سالمیت اور خود مختاری کی پوری حفاظت کریگا

وزیر خارجہ سے پوچھا گیا۔ کیا صدر ناصر پاکستان آئیں گے۔ آپ نے جواب دیا اگر وہ اس علاقے کی طرف آئے تو پاکستان بھی آئیں گے"

کشمیر اور نہری پانی

آپ سے پوچھا گیا کہ پاکستان کشمیر کے بارے میں آئندہ کیا قدم اٹھانے کا متمنی ہے آپ نے جواب دیا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ لیکن کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ حکومت پاکستان کے ذہن میں ہے۔ جب بھی مناسب موقع آیا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ضروری قدم اٹھایا جائیگا۔"

مسٹر منظور قادر نے امید ظاہر کی کہ نہری پانی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے جلد ہی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ ابھی اس معاہدے کی کچھ تفصیل طے کرنا باقی ہے۔ لیکن مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

نظم و نسق میں اصلاح کے لئے تعمیری تجاویز پیش کریں

عوام کو چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید کی دعوت

لاہور ۲۲؍ اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے عوام کو دعوت دی ہے کہ وہ سرکاری نظم و نسق میں اصلاح کے لئے تعمیری تجاویز پیش کریں۔ آپ نے کہا کہ یہ تجاویز انفرادی شکایات کے بارے میں نہیں ہونی چاہئیں۔

مسٹر ایم اے خورشید نے ایک نشری تقریر میں بتایا کہ انقلاب سے پہلے نظم و نسق کی حالت سخت ابتر تھی۔ چنانچہ نئی حکومت کے سامنے سب سے بڑا کام یہ تھا کہ نظم و نسق کو سیاسی رشوت ستانی سے نجات دلا کر سیاسی سالمیت اور اقتصادی استحکام بحال کیا جائے آپ نے کہا کہ اب ہر افسر سے وہی کام لیا جاتا ہے جس کے لئے اس کی تربیت ہوئی تھی اور انہیں اپنے فرائض کی انجام دہی میں حکومت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا ہے۔

چیف سیکرٹری نے بتایا کہ گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے ریکارڈز کی مکمل چھان بین اور انہیں صفائی کا پورا موقعہ دینے کے بعد نو سو ستر گزیٹڈ اور ایک ہزار دو سو چھیالیس نان گزیٹڈ ملازمین کو جبراً ریٹائر یا ملازمت سے علیحدہ یا برطرف کیا گیا یا ان کے عہدے گھٹا دیئے گئے تاہم مختلف وجوہ کی بناء پر رشوت ستانی کا استیصال ممکن نہیں اس سلسلہ میں عوام کو بھی تعاون کرنا چاہئے امید ہے کہ رفتہ رفتہ اخلاقی اقدار کا احساس بیدار ہو جائے گا اور پھر عوام رشوت دینے کی عادت ترک کر دیں گے

چیف سیکرٹری نے بتایا کہ انسداد رشوت ستانی کا محکمہ ایک سینئر افسر کی نگرانی میں دیا گیا ہے۔ دور نظم و نسق میں "سرخ فیتہ" کی عملداری ختم کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے کوشش یہ ہے کہ ایک نیا قومی نقطۂ نظر پیدا ہو۔ حکومت کی کوشش یہ ہے کہ سرکاری افسر وسیع پیمانے پر دورے کر کے عوام سے قریبی رابطہ پیدا کریں۔ چیف سیکرٹری مسٹر خورشید نے بتایا کہ مقامی حکام کو وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں تاکہ وہ ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل سطح پر مقامی لوگوں کے مسائل جلد حل کر سکیں

آخر میں آپ نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ نظم و نسق کے ڈھانچہ کی اصلاح کے لئے تعمیری تجاویز پیش کریں اور یہ تجاویز سول سیکرٹریٹ لاہور میں متعلقہ سیکشن افسر انچارج کے نام روانہ کریں۔

سربراہوں کی کانفرنس موسم بہار میں

پیرس ۲۲؍ اکتوبر۔ فرانسیسی حکومت نے ایک اعلان میں واضح کی ہے کہ سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس اگلے موسم بہار میں ہونی چاہئے اور اس

کانفرنس سے پہلے مغربی حکومتوں کے سربراہوں کی کانفرنس بلا ضرورت ہے۔

(۴) مسٹر منظور قادر نے اعتراف کیا کہ افغانستان میں روس کا اثر بڑھ رہا ہے لیکن آپ نے اس مسئلے پر مزید روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔ بہر حال آپ نے کہا کہ جب روس اثر و رسوخ اتنا بڑھ جاتا ہے تو اس سے دھمکیوں کے آغاز کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا میں نے حال ہی میں واشنگٹن میں وزیر خارجہ افغانستان سے جو ملاقات کی تھی وہ دوستانہ تھی۔

مسٹر منظور قادر نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے صدر ناصر کو پاکستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ آپ نے کہا پاکستان اور برما میں اراکان کی سرحد کے بارے میں گفت و شنید جاری ہے۔ آپ نے کہا سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن کو مضبوط بنانے کا سوال وزارتی کونسل میں پیش ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک کمان کے قیام کا موضوع بھی زیر بحث لایا گیا تھا۔ چنانچہ اب یہ موضوع مستقل فوجی گروپ کے زیر غور ہے۔

بقایا کرائے ضرور وصول کئے جائیں گے

بھکر ۲۲؍ اکتوبر۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے یہاں ایک پبلک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ جن غیر دعویداروں اور مقامی لوگوں نے کرایہ ادا کئے بغیر کئی سال سے متروکہ جائیداد پر قبضہ کر رکھا ہے انہیں کرایہ کا حساب بے باق کرنا ہوگا۔ وزیر بحالیات نے کہا کہ مرکزی سنٹرل ریکارڈ آفس لاہور میں متروکہ جائیداد کے واجبات کا سارا حساب موجود ہے اور کوئی شخص کرایہ کی ادائیگی سے بچ نہیں سکے گا۔ جن لوگوں نے متروکہ جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور اب وہ مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے درخواست نہیں دیں گے۔ ان کے متعلق جو ریکارڈ تیار کیا جائے گا اور واجبات وصول کئے جائیں گے

وزیر بحالیات نے ایسے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بلا تاخیر کرایہ کے واجبات ادا کر دیں۔

...بدر (بقیہ صفحہ ۲)

والوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اب چونکہ تم خود بدعمل ہوگئے ہو اس لئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں (گو خدا چاہے تو بطور احسان ایک عرصہ تک پھر بھی جماعت میں خلفاء بھجواتا رہے) پس وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ خراب ہوگیا ہے وہ بالفاظ دیگر اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہوچکی ہے۔ کیونکہ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جب تک امت ایمانی اور عمل صالح پر قائم رہے گی اس میں خلفاء آتے رہیں گے اور جب وہ اس سے محروم ہو جائے گی تو خلفاء کا آنا بھی بند ہو جائے گا۔ پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی امکان نہیں۔ ہاں اس بات کا ہر وقت امکان ہو سکتا ہے کہ جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم نہ ہو جائے۔"

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت کے متعلق کچھ شرائط ہیں جو مسلمانوں کو پوری کرنی چاہئیں۔ جب تک وہ ان شرائط کو پورا کرتے رہے مسلمانوں میں خلافت رہی۔ لیکن اس کے بعد خلافت قائم نہ رہی چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اگر خلافت کا مسلمانوں سے وعدہ تھا۔ تو حضرت علیؓ کے بعد خلافت کیوں بند ہوگئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ وعدہ مشروط تھا۔ آیت کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے تھا جو خلافت پر ایمان رکھتے ہوں گے اور حصول خلافت کے لئے جو مناسب نوعی اعمال ہوں گے وہ کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہاں آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے الفاظ ہیں۔ اور صالح کے معنے عربی زبان میں ایسے کام کے ہوتے ہیں جو مناسب حال ہو۔ چونکہ اس آیت میں خلافت کا ذکر ہے۔ اس لئے آمَنُوْا سے مراد آمَنُوْا بِالْخِلَافَةِ ہے اور عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مراد عَمِلُوْا اَعْمَالًا مُنَاسِبًا لِحُصُوْلِ الْخِلَافَةِ ہے۔ اگر یہ شرط پوری نہ ہوگی تو خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی پورا نہیں ہوگا۔ حضرت علیؓ کے بعد صرف اذیت باقی رہ گیا تھا۔ لیکن عملاً بادشاہت قائم ہوگئی۔ اور خلافت کے لئے جو شرط ہے کہ تبلیغ دین اور تبلیغ اسلام کرے وہ مٹ گئی تھی پس شرط کے ضائع ہونے سے مشروط بھی ضائع ہوگیا اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ٹل گیا۔"

تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ حضرت علیؓ کے بعد دین کا تمکن فی الارض خلافت کے ذریعہ نہیں ہوتا رہا۔ بلکہ دین کی اشاعت خلافت کے سوا دوسرے ذرائع سے ہوتی رہی ہے۔ اس طرح مسلمانوں میں دین کے متعلق بھی ایک انتشار کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور یہی بات ہے جو صدق جدید کے مدیر محترم نے کہی ہے کہ مسلمانوں میں اس قدر انتشار ہے کہ مراسلہ نگار کی تجویز محض ایک خواب کی حیثیت رکھتی ہے۔

تاہم خلافت دین کے تمکن فی الارض کے لئے لازمی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث "خلافت علیٰ منہاج النبوت" سے واضح ہوتا ہے اس آخری زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ از سر نو خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ

یعنی اے مخاطب تو یہ گمان مت کر کہ کفار ہمیں زمین میں عاجز کر دیں گے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ جب دینی خلافت نہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جائے گا ہم پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کر کے اس کو تقویت دیں گے اور کفر جو بظاہر دین پر غالب نظر آتا ہوگا ہم پھر اسلام کو غالب کر دیں گے۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

"اگر جماعت احمدیہ ایمان بالخلافت پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلہ خلافت قائم رہے گا اور کوئی شیطان اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکے گا۔"

(صفحہ ۳۹)

درخواست دعا ... عبد ... فرمائیں کہ اللہ ... عطا فرمائے آمین

(عبد الغفور سیکرٹری ...)

پاکستان و بھارت کی سرحدی کانفرنس کامیاب رہی

سرحدوں کی نشان بندی نون۔ نہرو معاہدہ کے مطابق کی جائے گی

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ مشرقی سرحد کے مسائل پر پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس آٹھ روز سے جاری تھی وہ "قطعی نتائج" حاصل ہونے کے بعد کل شام نئی دہلی میں ختم ہوگئی کراچی اور نئی دہلی سے مشترکہ اعلان عنقریب شائع کر دیا جائے گا

پاکستانی وفد کے ارکان آج صبح لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں سے وہ راولپنڈی جائیں گے بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے کل شام دونوں وفدوں کے اعزاز میں دعوت دی۔ کل صبح اجلاس شروع ہونے سے قبل پاکستانی وفد کے لیڈر جنرل شیخ نے بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت سے پھر ملاقات کی بات چیت کے آخری مرحلہ میں وزیراعلیٰ آسام نے بھی شرکت کی۔ آخری اجلاس کل صبح تین گھنٹے جاری رہا جس میں سمجھوتے کو آخری شکل دی گئی۔ اور مشترکہ اعلان کا مسودہ مکمل کرنے کی کوشش کی گئی ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق اگرچہ مشترکہ اعلان کا اجرا ہفتے تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ لیکن موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں وفد گراؤنڈ رولز پر متفق ہوگئے ہیں (دونوں سرحدی فوجیں ان رولز کی پابندی کریں گی) دونوں وفد اس امر پر بھی متفق ہوگئے ہیں کہ سرحد کی نشان بندی کا کام بلا تاخیر مکمل ہونا چاہئے۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحدوں کی نشان بندی ۱۹۵۸ء کے نون نہرو معاہدہ کی دفعات کے مطابق کی جائے گی۔

مشترکہ اعلان کا مسودہ تیار کرنے کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات پر قابو پانے کے لئے دونوں وفد کل پانچ گھنٹے تک مصروف رہے۔ کل دو اجلاس منعقد ہوئے۔ صبح کا اجلاس تین گھنٹے اور سہ پہر کا اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔

معلوم ہوا ہے کہ متعلقہ صوبوں کے چیف سیکرٹری وقتاً فوقتاً سرحدوں کی نشان بندی کے کام کا جائزہ لیتے رہیں گے خیال ہے کہ ایسے اجلاس ہر تین مہینے کے بعد ہوا کریں گے۔ کانفرنس میں اس تجویز پر بھی غور کیا گیا کہ اگر کوئی علاقائی تنازعہ حل نہ ہو سکے تو اسے کسی ٹریبونل کے سپرد کر دیا جائے۔ کانفرنس میں ایسے ٹریبونل کے قیام کا امکان بھی زیر بحث لایا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کی ڈیڑھ سو میل سرحد کی ابھی نشان بندی نہیں ہوئی۔ اسی طرح تری پورہ سے ملنے والی مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھی بعض علاقے متنازعہ فیہ ہیں سب سے بڑا تنازعہ بیچارہ اور کشور یہ میں علاقائی ردّ و بدل سے تعلق رکھتا ہے۔